نسبت کی مدنی بہاریں (حصہ 7)

ولی سے نسبت کی برکت

مع

(عاشقانِ رسول کی ایمان افروز وفات کے 11 سچے واقعات)

☆ وقت آخر اوراد کی تکرار 11
☆ بعد وصال چہرے پر مسکراہٹ 13
☆ نزع کے وقت کلمہ طیبہ 18
☆ یا اللہ مجھے معاف فرما دے 20
☆ آخری کلام کلمہ اور درود وسلام 22
☆ دعوت اسلامی کو کبھی نہ چھوڑنا 24

مکتبۃ المدینہ
(دعوت اسلامی)
SC 1286

المدینۃ العلمیۃ
(دعوت اسلامی)

آخری کلام کی اہمیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت ایک ایسا دروازہ ہے کہ اس سے ہر ایک کو گزرنا پڑے گا۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قراٰنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ترجمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔
(پ ٢١ سورة العنكبوت آيت ٥٧)

کسی کی وفات تو ایسی ہوتی ہے کہ لوگ اس کی موت پر رشک کرتے ہیں اوران کی نزع کے حالات پڑھ، سن کر بے ساختہ زبان سے **سُبحانَ الله** عَزَّوَجَلَّ پکار اٹھتے ہیں۔ اور یہ تمنّا کرتے ہیں کہ کاش! ہم اس کی جگہ ہوتے اور اس مبارک وفات کے مستحق ہوجاتے۔ اسکے برخلاف کچھ لوگ ایسی حالت پر اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں کہ سننے دیکھنے والے بے ساختہ زبان سے **اَلْاَمان وَالْحَفِیْظ** پکار اٹھتے ہیں اور اس کی موت کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ بوقتِ موت انسان کے آخری کلمات بڑی اہمیت کے حامل ہوا کرتے ہیں کیونکہ دنیا سے جاتے وقت آدمی کا آخری کلام اس کے خیالات واعتقادات بلکہ عمل وکردار کا بڑی حد تک آئینہ دار ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے ''**مکتبۃ المدینہ**'' کی مطبوعہ 135 صفحات پر مشتمل کتاب ''**آئینۂ عبرت**'' کے صفحہ 46 پر خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرتِ علّامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ عمر بن حسین جمحی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی یہ محدّثِ کبیر ہیں اور مدینہ منوّرہ کے قاضی بھی رہ چکے ہیں۔ حضرتِ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ یہ بہت ہی عبادت گزار تھے اور ایک ختم روزانہ قرانِ مجید کا پڑھا کرتے تھے۔ ان کی وفات کے وقت جو لوگ حاضر تھے ان کا بیان ہے کہ نزعِ روح کے وقت ان کی زبان سے یہ آیت سنی گئی:

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ترجمۂ کنزالایمان: ان جیسی نعمتوں کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔

(پ ۲۳ سورۃالصافات آیت ۶۱)

جیسے ہی اس آیت کو انھوں نے پڑھا فوراً ہی آپ کا طائرِ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گیا۔

(تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۳۹، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت

دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ کی تعلیمات کی بَرَکت سے عقائدِ صادقہ کی پختگی، نورِ علم سے سیرابی اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کی سعادتوں کے مستحق ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ خوش نصیب عاشقانِ رسول اس دارِ ناپائیدار سے اس شان کے ساتھ رخصت ہوتے ہیں کہ لوگ عَش عَش کر اٹھتے ہیں۔ ماضی قریب میں رُونما ہونے والے عاشقانِ رسول کی دنیا سے **ایمان افروز رخصتی** اور بعدِ دفن دیکھی جانے والی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عنایتوں کے بہت سے سچے واقعات تحریراً وتقریراً موصول ہوتے رہتے ہیں جن میں سے کم وبیش **64** واقعات، **6** رسائل: **نسبت کی بہاریں** (حصہ 1) بنام **''قبر کھل گئ''** **نسبت کی بہاریں** (حصہ 2) بنام **''حیرت انگیز حادثہ''**، **نسبت کی بہاریں** (حصہ 3) بنام **''مردہ بول اُٹھا''** **نسبت کی بہاریں** (حصہ 4) بنام **''مدینے کا مسافر''**، **نسبت کی بہاریں** (حصہ 5) بنام **''صلٰوۃ وسلام کی عاشقہ''** اور **نسبت کی بہاریں** (حصہ 6) بنام **''کفن کی سلامتی''** میں دعوتِ اسلامی کی مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** کی طرف سے شائع ہوچکے ہیں۔ اب اس سلسلے کا ایک اور رِسالہ **نسبت کی بہاریں** (حصہ 7) میں مزید 12 واقعات بنام **''ولی سے نسبت کی بَرَکت''** پیش کیے

جارہے ہیں، اور بہت سے واقعات ابھی ترتیب کے مرحلے میں ہیں۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے مطالعے سے جہاں اِیمان کو **مضبوطی** نصیب ہوگی وہیں اپنے **عقائد** کے بارے میں شش وپنج میں رہنے والوں کو بھی **سیدھا راستہ** دِکھائی دے گا کیونکہ **کلمۂ پاک** پڑھتے ہوئے، اَللّٰہ ورسُول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِ پاک کرتے ہوئے، نیک عمل کرتے ہوئے اِنتقال کرنا اور بعدِ دفن قبر سے خوشبو کا آنا، کسی وجہ سے **قبر** کھل گئی تو کفن **سلامت ملنا**، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِن اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے عقائد کے صحیح ہونے کی مضبوط دلیل ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے مَدَنی انعامات پرعمل اور مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس **المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

شعبہ امیرِ اَہلسنّت مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ {دعوتِ اسلامی}

۱۵ ربیع الغوث ۱۴۳۱ھ، 1اپریل 2010ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ اپنے رسالے **''ذکر والی نعت خوانی''** میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اُبَیِّ بن کعب رضی اللّٰہ تعالی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: (دیگر اَوْرَاد و وظائف کے بجائے) **میں اپنا سارا وقت دُرود خوانی میں صرف کروں گا۔** تو سرکارِ مدینہ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''یہ تمہاری فکروں کو دور کرنے کے لئے کافی اور تمہارے گناہوں کے لئے کفّارہ ہو جائے گا''۔

(جامع الترمذی ج۴ص۲۰۷حدیث ۲۴۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　　　صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

{1} ولی سے نسبت کی بَرَکت

بلال نگر (ضلع ننکانہ، پنجاب) میں مقیم ایک اسلامی بہن کے اِرسال کردہ

مکتوب کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: ہمارے گھر کے کل 9 افراد تھے، داداجان کے علاوہ باقی تمام افراد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ سے مرید تھے۔ جب ہمارے دادا جان نے اپنے بچوں پر دعوتِ اسلامی کا چڑھتا ہوا مَدَنی رنگ ملاحظہ فرمایا تو وہ خود بھی امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ سے مرید ہو گئے۔ مرید ہونے کی بَرَکت سے ان کی زندگی یکسر بدل کر رہ گئی۔ داڑھی تو پہلے سے ہی تھی اب تو عمامہ بھی سج گیا بلکہ وصیّت بھی کی کہ میرے مرنے کے بعد بھی مجھے با عمامہ دفنایا جائے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ کے دامنِ کرم سے وابستگی نے ان کی زندگی میں مَدَنی رنگ بھر دیا وہ فرائض کے ساتھ ساتھ تحیۃ الوضوء، اشراق و چاشت، اوّابین اور صلوٰۃُ التوبہ باقاعدگی سے پڑھنے لگے نیز نفلی روزے اور شجرہ شریف کے اوراد و وظائف اور درود شریف پڑھنے کا بھی معمول بن گیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ کے فکرِ آخرت سے متعلق رسائل مثلاً **''قیامت کا امتحان، مردے کے صدمے، قبر کی پہلی رات، بادشاہوں کی ہڈیاں''** نہایت ہی اہتمام کے ساتھ سنتے اور گریہ و زاری کرتے ہوئے اپنے ایمان کی سلامتی کی دعائیں مانگتے تھے۔ ربِ قدیر عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اسی کیفیت میں ان کے نہایت خوشگوار دن گزرتے رہے۔

رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۲۸ھ کا بابرکت مہینہ اپنے دامن میں بے پایاں رحمتیں اور برکتیں لئے ہمارے درمیان آپہنچا۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَک سے پہلے رجب اور شعبان کے روزے بھی دادا جان نے ہمارے ساتھ رکھے اور اس مبارک ماہ کے روزے بھی باقاعدگی سے رکھتے رہے۔ اس دوران اکثر وہ ہم سے پوچھتے کہ کیا جو رمضان میں فوت ہوتا ہے وہ سیدھا جنّت میں جاتا ہے؟ 26 رَمَضَانُ الْمُبَارَک کو عصر کی نماز پڑھی اور لیٹ گئے، اس دن وہ بالکل تندرست تھے اور ان کو کسی قسم کی بیماری نہیں تھی۔ اچانک اٹھ کر بیٹھ گئے اور ایک دم انکی طبیعت خراب ہوگئی ہم بھاگ کر ان کے پاس گئے انہیں سہارا دے کر سیدھا لٹا دیا، اس وقت ان کا جسم بالکل سخت اور ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ یہ دیکھ کر سب بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھنے لگے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم 5 یا 6 منٹ بعد انہوں نے جُھرجُھری لی اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ ان کا جسم پہلے کی طرح نرم ہو گیا، ہم انہیں دبانے لگے تو کہا میرا جسم بالکل ٹھیک ہے، درد نہیں کر رہا بس میرا دل گھبرا رہا ہے۔ مسلسل یہی کہے جا رہے تھے کہ میرا دل گھبرا رہا ہے۔ ہم نے کہا دادا جی! آپ روزہ توڑ دیں (کیونکہ ہم ان کی حالت دیکھ چکے تھے) لیکن وہ کہنے لگے نہیں نہیں میں روزہ نہیں توڑوں گا۔ خیر تھوڑی دیر بعد افطار کا وقت بھی ہو گیا، پھر انہوں نے

روزہ کھولا، پانی پیا اور تھوڑا سا پھل بھی کھایا اس کے بعد پھر لیٹ گئے اسی دوران ان کی حالت مزید خراب ہوگئی اور مغرب کے تین فرض لیٹے لیٹے ہی ادا کیے۔ ہم سب اس بات پر حیران تھے کہ اتنی خراب حالت کے باوجود وہ ہر آنے والے کو پہچان لیتے اور اسکی بات بھی سن لیتے تھے ۔اس دوران ان کی زبان سے کوئی فضول شکوہ و شکایت کی بات نہ نکلی بلکہ بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھتے رہے،ان کے ساتھ سب گھر والے بھی مسلسل بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھ رہے تھے۔ **ہمارے دادا جان نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ بلند آواز سے کلمہ شریف لَاۤ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـــہُ مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہ پڑھا اور اسی طرح کلمہ پڑھتے پڑھتے عشاء کی اذان سے کچھ دیر پہلے اس دارِ ناپائیدار سے ہمیشہ کیلئے آنکھیں موند لیں۔** جو بھی ان کی قابلِ رشک موت کے متعلق سنتا عش عش کر اٹھتا، اگلے دن 27 رمضان المبارک کو بعد نمازِ ظہر دادا جان کی تکفین و تدفین کی گئی،حسبِ وصیت سر پر عمامہ شریف بھی سجایا گیا، شجرہ شریف،عہد نامہ، نقشِ نعلِ پاک وغیرہ تبرکات ان کی قبر میں رکھے گئے۔ان کی تدفین کے اگلے روز ہی ان کے پوتے نے جو کہ اُس وقت اعتکاف میں موجود تھے خواب میں دادا جان کو نہایت اچھی حالت میں دیکھا اسکے

علاوہ میری بڑی بہن (یعنی انکی پوتی) کو بھی کئی مرتبہ خواب میں سفید کپڑوں میں ملبوس، روشن چہرے و داڑھی کے ساتھ نظر آئے، گھر کے کئی دوسرے افراد نے بھی متعدد بار ان کو نہایت اچھی حالت میں دیکھا۔

ادا ہو شکر تیرا کس زباں سے مالک و مولیٰ — کہ تو نے ہاتھ میں دامن دیا عطار کا یا رب

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ وقتِ وصال کلِمہ شریف نصیب ہوگیا

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ، پاکستان) کے علاقے لطیف آباد کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے: میری تائی کی ریڑھ کی ہڈی خراب ہوچکی تھی جسکی وجہ سے وہ سخت بیمار تھیں۔ ہم نے انہیں جام شورو شہر کے مشہور اسپتال میں داخل کروایا تھا۔ وہاں ان کا کافی عرصہ علاج جاری رہا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا کیونکہ مرض بہت زیادہ بگڑ چکا تھا، ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تو ہم انہیں گھر لے آئے گھر پہنچ کر ہم نے دواؤں کے ساتھ ساتھ تعویذاتِ عطاریہ کے بستے سے پلیٹوں کا کورس بھی کروایا۔ اس کی برکت سے طبیعت میں کافی بہتری آ گئی خوش قسمتی سے اس

دوران وہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُم العَالِیَہ سے مرید بھی ہوگئیں مگر شاید ان کی زندگی کے دن پورے ہوچکے تھے اور چند ماہ بعد کلِمہ طیّبہ پڑھتے ہوئے ان کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔(اِنّـَالِلّٰہِ وَاِنَّـااِلَیْہِ رَاجِعُوْن) ان کے انتقال کے بعد ان کے رشتہ داروں میں سے کسی نے انہیں خواب میں قراٰن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھا نیز جب ہم ان کے چہلم والے دن فاتحہ خوانی کیلئے قبرستان گئے تو حیرت انگیز طور پر ان کی قبر پر ڈالے گئے پھولوں سے نعلِ پاک کا نقش بنا ہوا تھا۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **انہیں حضور غوثِ اعظم** علیہ رحمۃ اللہ الاکرم **اور امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُم العَالِیَہ سے مرید ہونا کام آ گیا اور نہ صرف مرتے وقت انہیں کلمہ شریف نصیب ہوا بلکہ مرنے کے بعد انہیں اچھی حالت میں بھی دیکھا گیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نسبت رنگ لے آئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان بہاروں کو پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ وقتِ موت کلمۂ طیبہ پڑھنے والے ان خوش نصیبوں کو **دعوتِ اسلامی**

کے مَدَنی ماحول اور زمانے کے ولیِ کامل امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے دامن سے نسبت رنگ لے آئی اور انہیں آخری وقت کلمہ نصیب ہوگیا۔

مرتے وقت کلمۂ طیِّبہ پڑھنے کی فضیلت

خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خوش قسمت ہے وہ مسلمان جسے مرتے وقت کلِمۂ طیِّبہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوجائے، چُنانچہ اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے:

مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ترجمہ: جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (کَلِمَۂ طیِّبہ) ہو، وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

(سُنَن ابو داؤد ج۳ ص ۲۵۵ حدیث ۳۱۱۶)

{3} وقتِ آخر اَوْرَاد کی تکرار

چکوال (پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے: میرے تایا جان حاجی محمد نسیم عطاری جنہوں نے میری پرورش کی امیرِ اہلسنّت دامَت بَرَکاتُہم العالیہ سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ اور مدینہ منوّرہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) سے ان کی محبت کا تو یہ عالَم تھا کہ انہوں نے اپنی ملازمت کے

اختتام پر ملنے والی تمام رقم سفرِ حج وزیارتِ مدینہ میں خرچ کردی۔ جب میں دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوا تو میرے سر پر سبز عمامہ شریف دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور کہتے کہ آپ کو دیکھ کر تو مدینے کی یاد آجاتی ہے۔ فیضانِ سنّت کا درس سنتے تو بے اختیار رونے لگتے۔ انتقال سے ایک ہفتہ پہلے مسجد میں نمازیوں سے کہنے لگے کہ ''**ہوسکتا ہے اگلے ہفتے ملاقات نہ ہو۔**'' زندگی کے آخری تین دن میں نے انہیں تین ورد کثرت سے کرتے دیکھا (1) استغفار (2) کلمہ شریف (3) **الصلوٰۃ والسّلام علیک یارسولَ اللہ** صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسلَّم ۔انہوں نے اپنی زندگی کی آخری رات مجھے جگایا اور کہا کہ وضو کر کے آؤ اور مجھے سورۂ یٰسٓ سناؤ، میں نے حکم کی تعمیل کی، سورۂ یٰسٓ سن کر فرمانے لگے مجھے بہت سکون حاصل ہوا ہے۔ 17 رَمَضان المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق نومبر 2005ء کو میں نے ایک جگہ کام سے جانا تھا۔ میں نے اجازت مانگی تو فرمانے لگے مت جاؤ شاید پھر واپس آنا پڑے، جب صبح ہوئی تو ان کی آنکھیں چھت پر ٹکی ہوئی تھیں اور پورا جسم یہاں تک کہ بستر بھی پسینے سے تر بتر تھا۔ پانچ منٹ تک ان پر بے ہوشی طاری رہی پھر ہوش میں آئے اور کہنے لگے: ''**وقت بہت کم ہے۔**'' ہم

نے سوچا کہ طبیعت زیادہ خراب ہے شاید اس لئے ایسی باتیں کر رہے ہیں لہٰذا ہم انہیں فوراً اسپتال لے گئے، وہاں پہنچ کر انہوں نے اسپتال میں موجود لوگوں کو اکٹھا کرلیا اور انہیں کہا کہ تم بھی کلمہ پڑھو میں بھی پڑھتا ہوں۔ کچھ لوگوں نے مذاق اُڑانا شروع کردیا کہ باباجی مرنے کا کہہ رہے ہیں لیکن لگتا نہیں کہ یہ مریں گے، اسکے بعد تایا جان نے یہ الفاظ کہے **''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک بار پھر مدینے لے جا۔''** اور پھر کلمہ شریف اور دُرُود وسلام پڑھتے ہوئے انہوں نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کردی (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن) کچھ دنوں بعد مجھ گناہ گار وبدکار کو خواب میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی، آپ کے ساتھ میں نے اپنے تایا جان کو بھی دیکھا وہ فرما رہے تھے کہ حاجی مشتاق علیہ رحمۃ الرّزاق بھی یہیں تشریف فرما ہوتے ہیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{4} بعدِ وصال چہرے پر مسکراہٹ

مرکز الاولیاء لاہور (پنجاب، پاکستان) کے **محمد ناصر عطاری** تقریباً 15 برس

تک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہے۔وہ کثرت سے مدنی قافلوں میں سفر کرتے اور جب سے مَدَنی انعامات کی ترکیب بنی تو ہر ماہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے جمع کرواتے رہے اور آہستہ آہستہ اپنا عمل بڑھاتے چلے گئے۔ گھر والوں کی طرف سے کچھ مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر ان کی استقامت مثالی تھی تقریباً ۱۴۲۲ھ بمطابق 2002ء میں اچانک انہیں T.B کا مرض لاحق ہو گیا کچھ عرصہ تک دوائیں استعمال کرتے رہے جس سے مرض میں کچھ افاقہ ہوا مگر سات سال بعد ۱۴۳۰ھ بمطابق 2009ء میں پھر اس مرض میں شدت آگئی۔ ٹیسٹ کروائے تو ڈاکٹروں نے کہا کہ ان کے گردے بھی فیل ہو چکے ہیں الغرض جوں جوں دوا کی مرض بڑھتا ہی گیا۔اس دوران وہ مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک مشہور اسپتال میں داخل رہے اور اس حالت میں بھی انہوں نے کبھی نماز قضا نہ ہونے دی۔ کچھ عرصہ کے بعد ڈاکٹروں نے کہا کہ انہیں دوسرے اسپتال میں لے جائیں چنانچہ ہم انہیں دوسرے اسپتال لے گئے جہاں وہ تقریباً چار دن داخل رہے پانچویں دن صبح فجر کی نماز کیلئے اٹھے تو والدہ صاحبہ نے انہیں وضو کروایا تو انہوں نے نماز ادا کی۔**اس کے بعد اللہ اللہ کا ذکر شروع کر دیا**۔اس دوران علاقے کے دوسرے اسلامی بھائی بھی پہنچ گئے،ان اسلامی بھائیوں نے حلفیہ بیان دیتے ہوئے

کہا ''وقتِ نزع محمد ناصر عطاری مسکرا رہے تھے'' اور ذِکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کرتے ہوئے ان کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔(اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) مرحوم کو دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار اسلامی بھائیوں نے غسل دیا اور ایک مَدَنی اسلامی بھائی نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔(دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ سے فارغ التحصیل اسلامی بھائیوں کو المدنی کہا جاتا ہے) سینکڑوں اسلامی بھائیوں نے ان کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں نے سات سال محمد ناصر عطاری علیہ رحمۃ الباری کے ساتھ گزارے وہ فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نوافل کثرت سے پڑھتے بالخصوص نمازِ اوابین تو باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔سخت سردی کی راتوں میں بھی وہ نمازِ فجر کیلئے صدائے مدینہ لگاتے تھے۔ان کی قابلِ رشک وفات کو دیکھ کر کئی اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہورہے ہیں اور ان کے ایک بھائی نے بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی نیت کی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تو ان کے والد صاحب بھی مَدَنی قافلے میں سفر اختیار فرماتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{5} بعدِ انتقال چہرے پر نور کی برسات

سردار آباد (فیصل آباد، پنجاب) کے ایک نواحی علاقے میں مقیم ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کی ایمان افروز وفات کے احوال کچھ یوں بیان فرماتے ہیں: ہمارے علاقے کے ایک اسلامی بھائی محمد فیاض عطاری دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے اور بہت اچھے مبلغ بھی تھے، تقریباً 6 سال تک بسترِ علالت پر رہنے کے بعد جہانِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ شروع میں لگاتار تین ماہ تک انہیں کھانسی رہی اور اس کے بعد طبیعت بہت زیادہ بگڑنے لگی۔ ڈاکٹروں کے مطابق انہیں انتہائی خطرناک مرض تھا، چونکہ ان کے بھائی فوج میں ملازم تھے اس لیے آرمی اور ایئر فورس کے مختلف اسپتالوں میں ان کا علاج ہوتا رہا مگر شِفا ان کے مقدر میں نہ تھی۔ آخری وقت انہوں نے لمبی لمبی سانسیں لینا شروع کردیں ہم ان کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسٓ شریف کی تلاوت کرنے لگے ایک اسلامی بھائی نے انہیں آبِ زم زم بھی پلایا۔ چند لمحوں بعد ان کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کرگئی (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)۔ **انتقال کے بعد ان کا چہرہ روشن ہوچکا تھا اور نور سے جگمگا رہا تھا،** کافی دیر ان کی میت پر اسلامی بھائیوں نے نعت خوانی کی اور پھر انہیں عمامہ شریف

کے ساتھ دفنایا گیا۔ فیاض عطاری علیہ رحمۃ الباری کی ایمان افروز وفات کے بعد ان کے بھائیوں نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع اور مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیت کی نیز ان کے ایک بھائی نے درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کی بھی نیت کر لی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{6} وہ مجھے لینے کیلئے آگئے ہیں

مرکز الاولیاء لاہور (پنجاب، پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے والد صاحب کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی وجہ سے ہمارا پورا گھرانہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ میرے دادا جان جو کہ ہمارے ساتھ ہی رہتے تھے انہیں سانس کی بیماری تھی اور یہ بیماری بہت زیادہ بڑھ چکی تھی، بالآخر ایک روز اچانک ان کا سانس بند ہوگیا ہم یہی سمجھے کہ وہ ہمیں داغِ مفارقت دے گئے مگر جب ابو نے کلمہ شریف پڑھا تو وہ بھی کلمہ پڑھنے لگے، ابو نے دوبارہ کلمہ شریف پڑھا تو انہوں نے دوسری بار بھی کلمہ پڑھا اور کہا کہ وہ مجھے لینے کیلئے آ گئے ہیں۔ پوچھا گیا کہ کون لینے آ گئے؟ مگر انہوں

نے کوئی جواب نہ دیا کیونکہ جو لینے آئے تھے انہیں لے کر جا چکے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے دادا جان مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُم العَالِیَہ سے طالب بھی تھے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{7} نزع کے وقت کلمہ طَیِّبَہ

مظفر گڑھ (پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے: میرے والدِ مرحوم غلام فرید عطاری انتقال سے کچھ عرصہ پہلے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے یوں وابستہ ہوئے کہ میں تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کے بعد گھر آیا تو میں نے والدِ محترم کو مَدَنی قافلے کی بہاریں بیان کرتے ہوئے انہیں مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی۔ جسکے نتیجے میں والدِ محترم ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کیلئے تیار ہو گئے، اور یوں اگلے ہی دن والدِ محترم عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے کے مسافر بن گئے۔ جب وہ قافلے سے واپس آئے تو مَدَنی قافلے کی بہاریں ان

میں عملی طور پر نظر آرہی تھیں نمازوں کی پابندی کرنے لگے اور اکثر اوقات تلاوتِ قرآن اور ذکرواذکار میں مشغول رہتے۔ایک روز اچانک انہیں پیشاب کا عارضہ لاحق ہوا انہوں نے ڈاکٹر سے دوالی اور تعویذاتِ عطاریہ بھی استعمال کیے جس کی برکت سے انہیں افاقہ ہوا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد انہیں سانس کی بیماری نے آگھیرا،ایک رات اچانک ان کا سانس بند ہونے لگا ہم فوراً انہیں اسپتال لے گئے۔ڈاکٹر نے چیک اپ کیا اور دوائیں دیں جس سے طبیعت کافی حد تک سنبھل گئی،ہم انہیں گھر واپس لے آئے۔گھر پہنچ کر ہم کافی دیر تک والدصاحب کے ساتھ باتیں کرتے رہے،ان کی طبیعت اُس وقت بہت بہتر ہوچکی تھی اور وہ بہت خوش تھے۔کچھ دیر کے بعد انہوں نے مجھے کہا:''اب جا کر سو جاؤ''ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ابھی میں اپنے کمرے میں پہنچا ہی تھا کہ انہوں نے مجھے بلند آواز سے پکارا،میں فوراًان کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ مجھے پانی پر دم کرکے دو اور میرے جسم پر بھی دم کردو!میں نے دم کیا تو ان کی طبیعت دوبارہ بہتر ہوگئی۔پھر مجھ سے فرمایا:اب آپ جا کر سو جاؤ!ابھی میں سونے ہی والا تھا کہ پھر مجھے آواز دی اور کہنے لگے پانی پر دم کرکے دو!اسی طرح تین بار ہوا۔تیسری

بار میں دم کرنے کیلئے پانی بھر ہی رہا تھا کہ انہوں نے بلند آواز سے کلمہ شریف **لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** پڑھا اور ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن) **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ والدِ محترم کو مرنے سے قبل ہی دعوتِ اسلامی کا مَدَ نی ماحول میسّر آ گیا، شاید اسی مَدَ نی ماحول کی برکت سے نزع کے وقت انہیں کلمہ شریف نصیب ہوا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{8} یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے معاف فرمادے

دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَ نی ماحول کی بَرَکات کے کیا کہنے۔ اس مَدَ نی ماحول سے وابستگان کو وقتِ نزع اور بعدِ وفات **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایسے انعام واکرام سے نوازا جاتا ہے کہ دیکھنے والا ان کی قسمت پر رشک کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کے علاقے نیو سیٹلائٹ ٹاؤن کی ایک اسلامی بہن کی مَدَ نی بہار پیشِ خدمت ہے جو اسی مضمون کی عَکّاسی کرتی ہے۔

ایک اسلامی بہن جو کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَ نی ماحول سے وابستہ تھیں

اور اپنی زندگی اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے احکام کی بجا آوری میں بسر کرتیں، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور دوسروں کو بھی ان فرائض پر عمل کی دعوت دیتیں، ماں باپ کے ساتھ نہایت ادب واحترام سے پیش آتیں اور چھوٹوں پر بہت شفقت کرتیں۔ علاوہ ازیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے حوالے سے بہت فعّال تھیں۔ نہ صرف خود اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتیں بلکہ گھر گھر جا کر اسلامی بہنوں پر انفرادی کوشش کر کے انہیں ہفتہ وار اجتماع میں اپنے ساتھ لے جاتیں۔ الغرض ان کے اخلاق وکردار سے اہلِ خانہ ودیگر رشتہ دار بہت متأثر تھے اور ان کی خوبیاں بیان کرتے نہ تھکتے تھے۔ اچانک بیمار ہوگئیں اور بیماری اتنی طول پکڑ گئی کہ انہیں اسپتال میں داخل کروانا پڑا۔ تقریباً 15 دن اسی کرب واَلَم میں گزر گئے اور علاج کے باوجود طبیعت میں بہتری نہ آئی۔ اپنی ناگفتہ بہ حالت دیکھ کر انہوں نے اپنے گھر کے تمام افراد سے ماضی کی حق تلفیوں کی معافی مانگی اور اپنی والدہ سے قراٰنِ پاک کی تلاوت کرنے کو کہا۔ قراٰنِ پاک کی تلاوت سننے کے بعد تقریباً دس سے پندرہ منٹ تک بآوازِ بلند کلمہ طیبہ **لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـــهُ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** کا اس طرح ورد کرتی رہیں کہ ہر سننے والے کا دل چاہ رہا تھا کہ

کاش! یہ برکتیں مجھے بھی نصیب ہو جائیں۔کلمہ طیبہ کے وِرد کے بعد مسلسل ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری رہے ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **مجھے معاف فرما دے**'' اپنی زندگی کے آخری لمحات میں وہ اسلامی بہن ایسی پُرسکون حالت میں گفتگو کر رہی تھیں جیسے انہیں کوئی تکلیف ہی نہیں ہے۔ڈاکٹرز کے کہنے پر اہلِ خانہ نے انہیں آرام کرنے کیلئے اکیلا چھوڑ دیا اور نہ جانے رات کس پہر وہ داعیٔ اَجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ان کے غسل اور تجہیز و تکفین کا سلسلہ شروع ہوا تو ان کا چہرہ اتنا منور ہو گیا کہ دیکھنے والوں کی نظر نہ ٹکتی تھی۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیاروں کو دارین کی فلاح عطا فرما کر دوسروں کیلئے مشعلِ راہِ آخرت بنا دیتا ہے۔ہر زبان محوِ دعا تھی کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرما۔ بالآخر ذِکر و دُرود سے گونجتی فضاؤں میں انہیں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

{9} آخری کلام کلمہ اور دُرود وسلام

مرکز الاولیاء لاہور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے تحریری

بیان کا خلاصہ ہے: میرے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آنے کی وجہ اسلامی بھائیوں کی پُرخلوص انفرادی کوشش تھی، میرے مَدَنی ماحول میں آنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ گھر میں مَدَنی ماحول بنتا چلا گیا۔ میری والدۂ محترمہ بھی دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوگئیں اوراسلامی بہنوں کے ہفتہ وارسنّتوں بھرے اجتماع میں آنے جانے لگیں۔ نیز وہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُم الْعَالِیَہ سے بیعت ہوکرسلسلہ عالیہ قادریہ عطاریہ میں بھی داخل ہوگئیں ۔انہی دنوں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُم الْعَالِیَہ **''چل مدینہ''** کے قافلے کے ہمراہ مرکزالاولیاء (لاہور) ایئرپورٹ سے سوئے مکۂ مُکرَّمہ و مدینۂ مُنوّرہ روانہ ہونے والے تھے۔ چنانچہ والدہ محترمہ کے کہنے پر میں ''چل مدینہ'' کے قافلے کے ساتھ لاہور ایئرپورٹ تک گیا۔ وہاں پہنچا تو اطلاع موصول ہوئی کہ والدہ صاحبہ کو ہارٹ اٹیک ہوگیا ہے اوروہ ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہیں اچانک ایسی کربناک خبرسن کر **میرے پیروں تلے زمین نکل گئی** ۔ میں فوراً اسپتال پہنچا، والدہ صاحبہ کے پاس آیا، ان کی پیشانی کو بوسہ دیااوران کے پاس بیٹھ گیا، ابھی کچھ ہی دیرگزری تھی کہ میری پیاری والدہ بلندآواز کے ساتھ کلمۂ طیبہ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** اوردرودوسلام پڑھنے لگیں اوراسی حالت میں ان

کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{10} دعوتِ اسلامی کو کبھی نہ چھوڑنا

اوکاڑہ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میرے بڑے بھائی نصیر احمد عطاری علیہ رحمۃ الباری تقریباً ۱۴۱۵ھ بمطابق 1994ء میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے۔وہ ڈرائیونگ کے پیشے سے منسلک تھے مَدَنی ماحول کا ایسا رنگ چڑھا کہ ہر وقت سر پر سبز عمامے کا تاج سجائے رکھتے اور سفید لباس میں ملبوس رہتے،ان کی زندگی میں آنے والے مَدَنی انقلاب کو دیکھ کر اوکاڑہ اڈے والے حیران رہ گئے۔**اسی مَدَنی حلیے میں گاڑی چلاتے،مسافروں کو رسائل تقسیم کرتے اور گاڑی میں امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **کے اصلاحی بیانات پر مشتمل کیسٹیں بھی چلاتے**۔ان کی انفرادی کوشش سے میں بھی مدنی ماحول سے منسلک ہو گیا وہ مدنی کاموں میں میری بھرپور خیر خواہی کرتے بلکہ دور دراز مدنی کام کرنے کے لئے انہوں نے مجھے موٹر سائیکل بھی تحفتاً دی۔**وہ کہا کرتے تھے کہ آپ خوب خوب دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کریں آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے تمام اخراجات میں**

اپنے ذمہ لیتا ہوں لہٰذا میں نے اپنے آپ کو مدنی کاموں کے لئے وقف کر دیا، یہ انہی کی شفقتوں کا نتیجہ ہے کہ میں اس وقت دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق ایک صوبے کی مشاورت کا خادم (نگران) ہوں۔ ۱۴۲۳ھ بمطابق 2002ء میں ایک حادثے کے دوران گاڑی اُلٹ جانے کے سبب وہ شدید زخمی ہو گئے، انہیں جناح اسپتال لاہور لے جایا گیا۔ تقریباً 14 دن اسپتال میں زیرِ علاج رہے۔ وفات سے ایک دن قبل بڑے واضح الفاظ میں کہنے لگے "**ہم دو بھائی تھے لیکن اب صرف ایک رہ جائے گا اور یاد رکھو دعوتِ اسلامی کو کبھی نہ چھوڑنا۔**" اس کے بعد بلند آواز سے کلمہ طیبہ **لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کا ورد کرنے لگے جس سے پورا وارڈ گونجنے لگا، پھر آبِ زم زم شریف نوش فرمایا اور سب کو الوداعی انداز میں سلام فرمایا اور مسکراتے ہوئے داعیِٔ اجل کو لبیک کہا اور ہمیں داغِ مفارقت دے کر اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

{11} مرنے سے پہلے رشتہ داروں سے معافی

مدینۃ الاولیاء ملتان (پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے

بیان کا خلاصہ ہے: ہماری ایک عزیزہ تھیں، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے ان کی طبیعت میں عجیب سا چڑ چڑا پن تھا، بات بات پر غصے میں آجانا اور برا بھلا کہنا ان کی عادت بن چکی تھی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے گھر میں درسِ فیضانِ سُنّت شروع ہوا جس کی برکت سے ان کی زندگی میں مَدَنی انقلاب آ گیا اور ان کی عادات یکسر بدل گئیں، ان کی فضول گوئی کی عادت بالکل ختم ہوگئی اور ہر وقت ان کی زبان پر ذِکرودُرود جاری رہنے لگا۔ زندگی نے زیادہ دیر وفا نہ کی اور وہ کچھ ہی عرصہ بعد اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ وفات سے ایک ہفتہ قبل وہ اپنے تمام رشتے داروں کے ہاں گئیں اور ان سب سے ماضی میں ہو جانے والی حق تلفیوں کی معافی مانگتی رہیں۔ جمعۃُ المبارک کے روز نمازِ مغرب ادا کرنے کے بعد ایصالِ ثواب کی نیت سے نذر و نیاز کا اہتمام کیا۔ اس کے بعد علاقے کی کچھ اسلامی بہنوں کو گھر بلایا اور ان سے کہا کہ مجھے سورۂ یٰسٓ سناؤ، سورۂ یٰسٓ سن کر انہوں نے بلند آواز سے کلمہ شریف **لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** پڑھنا شروع کر دیا اور کلمہ پڑھتے پڑھتے وہ دارِ فنا سے دارِ بقا کو کوچ فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{12} ذِکرُاللّٰہ کی تکرار

ٹھٹھہ (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ہمارے خاندان کی ایک اسلامی بہن کو خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول میسّر آ گیا۔ **مَدَنی ماحول سے وابستہ کیا ہوئیں ان کی زندگی میں بہاریں آ گئیں صوم وصلٰوۃ کی پابندی کرنے لگیں اور صلٰوۃ وسلام کو ہر گھڑی اپنا وظیفہ بنا لیا**۔ اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں خود بھی شرکت کرتیں اور اصلاحِ امّت کے عظیم جذبے کے تحت گھر گھر جا کر انفرادی کوشش کر کے دوسری اسلامی بہنوں کو اجتماع کی دعوت دیتیں۔ کچھ عرصہ بعد اچانک وہ بیمار ہو گئیں کئی جگہ سے علاج کروایا مگر طبیعت سنبھلنے کی بجائے مزید بگڑتی چلی گئی، بالآخر ان کی زندگی کے آخری لمحات آ پہنچے اور انہوں نے بلند آواز سے ذِکرُاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کرنا شروع کر دیا تھوڑی دیر بعد کلمہ شریف **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** پڑھا اور ان کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کر گئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پَر رَحمت ہواور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عظیم نسبتیں

مذکورہ بالا واقعات میں جن اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی **کلمۂ پاک** کاوِرد کرتے ہوئے دُنیا سے **قابلِ رشک انداز میں رخصتی** کا بیان ہے، ان خوش نصیبوں میں یہ نسبتیں یکساں دیکھی گئیں کہ یہ تمام اسلامی بہنیں اور بھائی......!

(۱) عقیدۂ **توحید و رِسالت** کے قائل، (۲) **نبی کریم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غلام، (۳) صحابۂ کرام، **اَہلِ بیت** اور **اولیائے کاملین** کے مُحِبّ، (۴) چاروں ائمۂ عِظام کو ماننے والے اور کروڑوں حَنَفیوں کے عظیم پیشوا **سیِّدُنا امامِ اعظم** ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **مُقلِّد** (یعنی حَنَفی) تھے، (۵) **مسلکِ اعلیٰ حضرت** علیہ الرحمۃ پر کاربند تھے، (٦) تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور زمانے کے ولی شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دامَتْ بَرَکَاتُہُم العالیہ **کے مرید تھے**۔

ان خوش نصیبوں میں مزید یہ نسبتیں بھی یکساں دیکھی گئیں کہ یہ تمام

اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی ......! اپنے پیرومرشد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی مَدَنی تربیت کی بَرَکت سے {1} پنج وقتہ نمازی اور دیگر فرائض وواجبات پرعمل کا ذِہن رکھنے والے تھے، {2} نیکیاں کرکے نیکی کی دعوت پھیلانے اور بُرائیوں سے بچنے کا ذِہن رکھنے کے ساتھ ساتھ برائیوں سے بچانے کی کوشش کرنے والے، {3} دُرُود وسلام محبت سے پڑھنے والے، {4} فاتحہ نیاز بالخُصوص گیارہویں شریف اور بارہویں شریف کا اِہتمام کرنے والے، {5} عیدِ میلادُ النبی صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی میں جشنِ ولادت کی دُھومیں مچانے والے، {6} چَراغاں اور اجتماعِ ذکر ونعت کرنے والے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن تمام مَذکورہ عقائد سے متعلق فرمانِ مصطفٰے کی روشنی میں غور فرمائیں۔

جس کا آخِر کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (یعنی کَلِمَۂ طَیِّبَہ) ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(سُنَن ابو داؤد ج ۳ ص ۲۵۵ حدیث ۳۱۱۶ دار احیاء التراث العربی بیروت)

رسُولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان پڑھ کر تو ہر شخص کا حسنِ ظن یہی ہونا چاہیئے کہ موت کے وقت اِنتہائی نازک

اور مشکل وقت میں مذکورہ عاشقانِ رسُول کا **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** پڑھنا **ان عاشقانِ رسُول کے مذکورہ عقائد کے عین شَرِیْعَت کے مطابق ہونے کی دلیل ہے** اور اُمید ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ورسُول صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **ان سے** راضی ہوں گے اور **اِنْ شآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وہ دُنیاوآخرت میں کامیاب ہوں گے۔

ہر ذی شعور اور غیر جانبدار شخص یہی کہے گا کہ یہ تو وہ خوش نصیب ہیں، جنہوں نے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے دامن اور **مسلکِ حق اہلسنّت** کی وہ بہاریں پائیں کہ انہیں وقتِ موت **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** پڑھنے کی سعادت ملی۔ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ خوش نصیب قبر، حشر، میزان اور پل صراط پر بھی ہر جگہ **اللہ** ورسُول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے **فضل وکرم سے کامیاب** ہوکر سرکار صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی **شَفاعَت** کا مُژدۂ جاں فزا سن کر جَنّتُ الفردوس میں پیارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا پڑوس پانے کی سعادت حاصل کرلیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کر کے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ کے دیگر **کُتُب و رسائل** سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی وبَین الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافِلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت ملی**، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمۂ طَیِّبہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بِشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات وبَلِیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پَر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر اِحسان فرمائیے **"مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ"** **عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ، محلّہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی** بابُ المدینہ کراچی۔"

نام مع ولدیت: ____________________ **عُمر** ___ **کِن سے مرید یا طالب ہیں** ________ **خط ملنے کا پتا** ____________________

فون نمبر (مع کوڈ): ________ **ای میل ایڈریس** ____________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام: ________ **سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ مہینہ / سال:** ________ **کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا:** ____ **موجودہ تنظیمی ذمہ داری** ________ **مُنْدَرِجہ** بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لیے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی

وغیرہ اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہُم العالیہ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات وکرامات** کے "**ایمان افروز واقعات**" مقام وتاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر فرما دیجئے۔**

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری** رَضَوی دَامَت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر **اللہ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے **پیارے حبیبِ لبیب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسُکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہُم العالیہ کے فُیُوض وبَرَکات سے **مُستَفِید** ہونے کے لیے ان سے **بَیعت** ہو جائیے۔ **اِن شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

مُریدبننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر "**مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ، عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ (کراچی)**" کے پتے پر روانہ فرما دیں، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سر پرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد/ عورت	بن/ بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

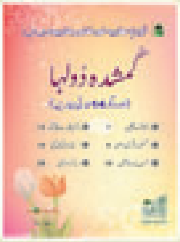

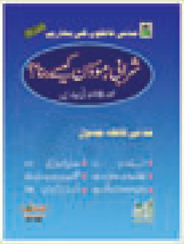

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

نسبت کی مدنی بہاریں (حصہ 8)

چمکدار کفن

اور دیگر مدنی بہاریں

عنقریب پیش کیا جائے گا۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ کالج روڈ، بالمقابل جامع مسجد۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-9 /34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net